Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی أن یبعثک ربک مقاماً محمودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۹۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۲۰ شوال ۱۳۹۷ھ ۔ ۵ اخاء ۱۳۵۶ ہش ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میرے لڑکے عزیز محمد احمد ایم۔ ایس سی حال احمدیہ سیکنڈری سکول کانو (نائیجیریا) کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ بیگم بنت محترم خان عبدالسلام خان صاحب پشاور بعوض مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپے حق مہر ۱۷ ستمبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ تقریب نکاح کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہِ کرم خود مجلس میں موجود تھے اور حضور نے ہی نکاح کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

احبابِ کرام و بزرگانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں اور میاں بیوی کے لئے اپنی رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین

(غلام احمد عطاء وکیل الزراعت تحریکِ جدید ربوہ)

آئندہ ملاقات صرف جمعرات کے روز ہوا کرے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دن یعنی جمعرات کے روز ہوا کرے گی۔ اب اتوار کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس گھڑی کا وارد ہو جانا نہایت یقینی ہے اسے فراموش مت کرو

ہر وقت ایسے رہو کہ گویا تیار رہو معلوم نہیں کہ وہ گھڑی کب آجائے

"جس دن کا آنا نہایت ضروری اور جس گھڑی کا وارد ہونا نہایت یقینی ہے اس کو فراموش مت کرو اور ہر وقت ایسے رہو کہ گویا تیار ہو کیونکہ نہیں معلوم کہ وہ دن اور گھڑی کس وقت آجائے گی۔ سو اپنے وقتوں کی محافظت کرو اور اس سے ڈرتے رہو جس کے تصرّف میں سب کچھ ہے۔ جو شخص قبل از بلا ڈرتا ہے اس کو امن دیا جائے گا۔ کیونکہ جو شخص بلا سے پہلے دنیا کی خوشیوں میں مست ہو رہا ہے وہ ہمیشہ کے لئے دکھوں میں ڈالا جائے گا۔ جو شخص اس قادر سے ڈرتا ہے اس کے حکموں کی عزّت کرتا ہے پس اس کو عزّت دی جائے گی۔ جو شخص نہیں ڈرتا اس کو ذلیل کیا جائے گا۔ دنیا بہت ہی تھوڑا وقت ہے۔

بیوقوف وہ شخص ہے جو اس (دنیا) سے دل لگاوے اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے ربِّ کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوّت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو دعا صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے کی جاتی ہے وہ کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے، خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو کہ:۔

اے ربّ العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ اخاء ۱۳۵۶ ہش
۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء

قبولِ حق کا خدائی قانون اور مومنوں کا بنیادی فرض

اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ وقتاً بعد وقتٍ جو ہدایت بھی دنیا میں بھیجتا رہا وہ اُس زمانہ اور اُس قوم کی ضرورت کے لحاظ سے جس کی طرف وہ بھیجی گئی اپنے رنگ میں کامل ہدایت ہوتی تھی اور اُس زمانہ میں اُس قوم کی فلاح اُس ہدایت کو قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہوتی تھی۔ اسی طرح اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قرآن مجید کی شکل میں جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور قیامت تک جاری رہنے والی آخری ہدایت بھیجی کُل اقوامِ عالم اور قیامت تک رونما ہونے والے تمام بنی نوعِ انسان کی فلاح اِس کامل و مکمل اور آخری ہدایت کو قبول کرنے اور اپنے عمل و کردار کو اُس کے سانچوں میں ڈھالنے کے ساتھ وابستہ کر دی گئی۔

جب تک اقوامِ عالم اس کامل و مکمل ہدایت اور دائمی شریعت پر ایمان لا کر اسے اپنا دستور العمل نہیں بنائیں گی حقیقی فلاح کا منہ دیکھنا انہیں کبھی نصیب نہ ہو گا لیکن ہدایت کا کامل ہونا اِس امر کی دلیل نہیں ہوتا کہ سارے لوگ اسے یکدم قبول بھی کر لیں گے۔ ابتداء میں صرف سعید الفطرت لوگ ہی اسے قبول کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہوتی ہے جو اپنی باطنی نابینائی کی وجہ سے اس ہدایت کی ضرورت اور حقانیت کو شناخت کرنے اور اُسے قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ازمنہ گزشتہ میں اپنے انبیاء کے ذریعہ مختلف قوموں کی طرف جو وقتی ہدایتیں بھیجیں انہیں اُن قوموں نے یکدم قبول نہیں کیا بلکہ ابتداء میں اکثریت انہیں رد کرنے پر ہی مُصر رہی اور اُس کی مخالفت کرنے میں انہوں نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور پھر جب آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل اقوامِ عالم کے لئے ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور دائمی ہدایت لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے تو ابتداء میں چند لوگوں کے سوا اکثریت نے اُسے بھی قبول نہ کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط ارسال کر کے اُن تک پیغامِ حق پہنچایا تو اُن میں سے اکثر اُس ہدایت سے متاثر ہونے کے باوجود اُس پر ایمان نہیں لائے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اِس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے اور وہ یہی ہے کہ ہدایت کا کامل ہونا اِس امر کو مستلزم نہیں ہوتا کہ سارے لوگ اس پر ایمان لے آئیں کیونکہ لوگوں کی اپنی گمراہی اور نابینائی ہدایت کو قبول کرنے کی راہ میں روک بن جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے انکار اور قبول نہ کرنے پر مسلسل اصرار کی وجہ بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

(النمل آیات ۸۱، ۸۲)

ترجمہ:۔ تو ہرگز مُردوں کو نہیں سُنا سکتا اور نہ بہروں کو ہی (اپنی) آواز سُنا سکتا ہے خصوصاً جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ اور تُو اندھوں کو بھی اُن کی گمراہی سے بچا کر ہدایت نہیں دے سکتا۔ تُو تو صرف اُنہی کو سُناتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ (عملاً بھی) فرمانبردار ہوتے ہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ ہدایت کا اپنی جگہ کامل ہونا اِس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ لوگ اسے فی الفور قبول بھی کر لیں بلکہ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہوتا آیا ہے ابتداء میں صرف وہی لوگ ہدایت کو قبول کرتے ہیں جن میں سعادت اور فرمانبرداری کا مادہ پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ باقی لوگ جو آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھنے سے اور کان رکھنے کے باوجود سُننے سے عاری ہوتے ہیں اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دل اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ○ (الحج آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ کیا وہ زمین میں چل کر نہیں دیکھتے تا کہ اُن کو ایسے دل حاصل ہو جائیں جو (ان باتوں کو) سمجھنے والے ہوں یا ایسے کان حاصل ہو جائیں جو (ان باتوں کو) سُننے والے ہوں کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں۔

جن لوگوں نے اپنے دلوں کی نابینائی کی وجہ سے آسمانی ہدایت کو کسی صورت قبول کرنا نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں بھی کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (البقرہ آیات ۷، ۸)

ترجمہ:۔ ایسے لوگ جنہوں نے (آسمانی ہدایت کو قبول کرنے سے) انکار کیا ہے تیرا اُن کو ڈرانا یا نہ ڈرانا اُن کے لئے یکساں (اثر پیدا کرتا) ہے۔ (جب تک وہ اِس حالت کو نہ بدلیں) ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر مُہر کر دی ہے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور اُن کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

اِس امر کے باوجود کہ غالب اکثریت نے اپنی گمراہی اور روحانی نابینائی کی وجہ سے ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور دائمی شریعت کو قبول نہیں کیا اور اس امر کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ کہہ کر اِس امر کا اعلان کر دیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو راہِ ہدایت کی طرف بُلانا ترک نہیں کیا اور اِس لئے نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہی ہدایت مل رہی تھی کہ جو شریعت تجھ پر نازل کی جا رہی ہے اُسے لوگوں تک پہنچا اور یہ کہ انہیں انکار اور نافرمانی کی صورت میں آنے والے عذاب سے ڈرا اور اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ:۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○ (النمل آیت ۸۰)

ترجمہ:۔ تو پیغامِ حق کی اشاعت کے خوشکن نتائج ظاہر ہونے کے بارہ میں اللہ پر توکل کر۔ تو یقیناً ایک مدلّل حق پر قائم ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ ہدایت دی کہ تمہارا اور دیگر ایمان لانے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ممکن وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اِس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ لوگ ایمان لاتے ہیں یا نہیں اُن تک پیغامِ حق پہنچاتے چلے جائیں اور نتائج کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ توکّل کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ انسان اپنی استعداد اور طاقت کی آخری حد تک تدبیر کرے اور پھر نتیجہ کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے اور اُس سے برکت و نتائجِ خیر کا امیدوار رہے۔ یہ اِس لئے ضروری تھا کہ اوّل تو وہ لوگ جن میں فطری سعادت موجود ہے بہر طور ایمان لے آئیں اور دوسرے وہ لوگ جو کسی صورت بھی ایمان نہیں لاتے اُن پر اتمامِ حجّت ہو جائے اور پھر خدا تعالیٰ خود اُن کے بارہ میں اپنا فیصلہ صادر کرے۔ وہ بھی ایمان تو لاتے ہیں لیکن خدائی فیصلہ صادر ہونے کے بعد۔

الغرض آسمانی ہدایت کا کامل ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہوتا کہ لوگ یکدم اس پر ایمان بھی لے آئیں گے۔ ابتداء میں ایمان وہی لاتے ہیں جن کی فطرت میں سعادت پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ باقی لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اِس کے باوجود مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ منکرین تک پیغامِ حق پہنچاتے چلے جائیں اور اِس حد تک پہنچاتے چلے جائیں کہ کوئی سعید الفطرت ایسا نہ رہے کہ جو مدلّل حق کو قبول کر کے اس پر قائم نہ ہو جائے اور باقی پر اتمامِ حجّت ہو جائے اور ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ خود اپنا فیصلہ نافذ کر کے بالآخر انہیں بھی حق کی طرف کھینچ لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) اسلامی سوسائٹی میں شگفتہ مزاجی اور پاکیزہ مذاق کے متعلق ہدایات اور حضرت سرورِ کائنات کا اُسوۂ حسنہ

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

میاں بیوی کی دوڑ

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں:-

"سابقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبقتہ فلما کبرت لحقنی سابقتہ فسبقنی ثم ضرب کتفی وقال ھذا بتلک"

کہ شادی کے ابتدائی ایام میں جبکہ میں دُبلی پتلی لڑکی تھی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی اس کے عرصہ بعد جب میرا جسم بھاری ہو چکا تھا ایک موقع پر ہم نے پھر دوڑ لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے تو حضور نے میرا کندھا ہلاتے ہوئے مجھے جتلایا کہ یہ اس روز کا جواب ہے گویا برابر ہو گئے۔

اسی طرح ایک دفعہ عید کے موقع پر حبشی لوگ مسجد میں نیزوں سے اپنے جنگی کرتب دکھا رہے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حبشیوں کے یہ داؤ پیچ یا تماشا دیکھنے کی خواہش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے کھڑے ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی حضور کے دوش مبارک پر اپنے رخسار اور ٹھوڑی رکھ کر ان کے کرتب دیکھنے لگیں اور دیر تک دیکھتی رہیں۔ آخر خود ہی تھک کر ہٹ گئیں۔ آپ اس وقت تک حضرت عائشہ رضی کی خاطر کھڑے ہی رہے۔ اس واقعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو بے تکلف زندگی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ گھر والوں کے جذبات کا خیال رکھتے اور حسب موقعہ جائز تفریحات میں اُن سے مل کر حصہ لیتے تھے اور ان کی خوشی اور خواہش پوری کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے (بخاری و ترمذی)

ابوبکر رضی کی بیٹی جو ہوئی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ فطری محبت تھی۔ صرف ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی باوجود کم عمر ہونے کے اجتہاد، فکر، دقتِ نظر، وسعت معلومات اور دینی علم میں ممتاز تھیں۔ قابلیت و ذہانت میں ان کی امتیازی شان کی وجہ سے چند دوسری ازواج مطہرات میں ان کے خلاف کسی قدر رشک موجود تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنا وکیل بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں بھیجا۔ حضرت زینب رضی حضور کی پھوپھی زاد بہن بھی تھیں اور انہیں حضرت عائشہ سے ہر طرح ہمسری کا دعویٰ بھی تھا۔ چنانچہ حضرت زینب رضی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خصوصی موقعہ پر حاضر ہو کر یہ خدمت انجام دی اور ثابت کرنا چاہا کہ حضرت عائشہ رضی اس امتیاز اور مرتبہ کی مستحق نہیں ہیں۔ جہاں تک عدل و انصاف کا سوال تھا ان کے پاس کوئی حجت حضرت عائشہ رضی کے خلاف نہیں تھی کیونکہ اس بارہ میں حضور کا نمونہ بے نظیر تھا۔ حضرت عائشہ رضی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت زینب رضی کی تقریر خاموشی اور تحمل سے سنتی رہیں۔ جب حضرت زینب رضی خاموش ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی کی طرف دیکھا۔ چنانچہ حضور کے چہرہ مبارک پر مرضی کے آثار پاکر حضرت عائشہ رضی کھڑی ہو گئیں۔ آپ عورتوں میں عدیم المثال خطیب تھیں۔ حضرت زینب رضی کے جواب میں ایسی تقریر کی کہ حضرت زینب رضی خاموش اور حیران ہو گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستے ہوئے فرمایا:-

"کیوں نہ ہو ابوبکر رضی کی بیٹی جو ہوئی۔" (بخاری کتاب الہبۃ)

ایک مرتبہ گھر میں کسی بات پر حضرت عائشہ رضی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی قدر اونچی آواز میں بول رہی تھیں کہ حضرت ابوبکر رضی گھر میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حضرت عائشہ رضی پر غصہ آیا اور آپ انہیں مارنے کے لئے آگے بڑھے مگر حضرت عائشہ رضی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں آکر چھپ گئیں اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچا لیا۔ حضرت ابوبکر رضی جب چلے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستے ہوئے فرمایا:

"کیوں عائشہ رضی تم بول رہی تھیں۔ آخر آج بھی میں نے ہی تمہیں تمہارے باپ کے ہاتھ سے بچایا ورنہ تم اس بول کی وجہ سے آج مار کھاتیں" (ابوداؤد و مشکوٰۃ)

غزوہ تبوک کا ایک واقعہ

غزوہ تبوک میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ ایک صحابی حاضر ہوئے اور باہر ہی کھڑے رہے اپنے حضور نے فرمایا۔ "اندر آجاؤ۔"

انہوں نے مزاحاً عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! پورے کا پورا آجاؤں؟" (یعنی پورے جسم کے ساتھ آجاؤں؟)

حضور نے فرمایا۔ "ہاں پورے آجاؤ" اور اس جملہ پر بہت مسکرائے اور محظوظ ہوئے۔ صحابی رضی کے جملہ میں نہایت ظریفانہ تعریض تھا یعنی خیمہ تو اتنا چھوٹا ہے اور حضور مجھے اندر آنے کا حکم فرما رہے ہیں (مشکوٰۃ)

حضرت ام سلمہ رضی ام المومنین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ بعض امور کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج مطہرات سے کچھ ناراضگی کی وجہ سے علیحدگی اختیار فرمائی اور جب قمری مہینہ کے انتیس دن گزر گئے تو حضور گھر تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بڑے پیار سے طنزیہ انداز میں عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! ابھی تو مہینہ گزرنے میں ایک دن باقی ہے"

حضور ہنس پڑے اور فرمایا:- "بی بی کبھی قمری مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے" (بخاری)

آنکھ سے کھانا

حضرت صہیب رضی رومی جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں مقیم تھے اور آپ کے سامنے کچھ کھجوریں پڑی تھیں جو آپ تناول فرما رہے تھے۔ حضرت صہیب رضی بھی شریک ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ ظرافت فرمایا۔ "تم آشوب چشم کی حالت میں بھی کھجور کھاتے ہو؟" مطلب یہ تھا کہ آنکھ کی تکلیف میں کھجوریں نقصان دہ ہیں۔ انہوں نے اپنے آقا کو محظوظ کرنے کے لئے عرض کیا۔

"حضور میں اپنی اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو صحت مند ہے۔" یہ جواب سن کر حضور محظوظ ہوئے اور ہنس پڑے (غلامانِ اسلام صفحہ)

جنت میں کھیتی باڑی

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں بیان فرمایا۔ جنت میں خدا سے ایک شخص کھیتی باڑی کرنے کی خواہش کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا۔ کیا ابھی تک تمہاری دنیوی خواہشات پوری نہیں ہوئیں وہ عرض کرے گا بے شک ہو چکی ہیں لیکن میرے مولا میں چاہتا ہوں کہ ادھر بیج بوؤں اور ادھر جھٹ پٹ کھیتی تیار ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی خاطرداری کے لئے ایسا ہی کر دے گا۔ وہ جنت میں بیج ڈالے گا۔ اور اس کی کھیتی فوراً اسی وقت اُگ آئے گی اور اسی وقت ہی وہ کاٹنے کے قابل بھی ہو جائے گی اور اس کی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر ہو جائیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اے بنی آدم۔ تجھے کسی چیز سے سیری نہیں ہوتی۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مجلس میں ایک بدوی بھی بیٹھا تھا اس نے عرض کیا "حضور! پھر یہ سعادت تو جنت میں صرف قریش اور انصار کو حاصل ہوگی۔ اس لئے کہ وہی حضرات زراعت پیشہ ہیں لیکن ہم بادیہ کے لوگ تو کاشتکار نہیں۔ ہمیں یہ سعادت کہاں نصیب ہوگی؟" اس کی یہ بات سن کر حضور ہنس پڑے اور سب اہل محفل بھی محظوظ ہوئے اور محفل زعفران کی کھیتی بن گئی۔ (بخاری باب کلام الرب مع اہل الجنۃ)

آنکھوں میں سفیدی

ایک روز ایک صحابیہ رضی حضور صلی اللہ علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔

"یا رسول اللہؐ! ان زوجی مریض: فقال لعل زوجک الذی فی عینیہ بیاض۔ فرجعت المراۃ و فتحت عینی زوجھا لتنظر الیھا فقال مابالک فقالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی عینیک بیاض فقال ویحک وھل احد الا و فی عینیہ بیاض۔"

کہ اے اللہ کے رسولؐ میرا خاوند بیمار ہے حضورؐ نے ازراہِ ظرافت فرمایا۔ اچھا تو تمہارا خاوند وہ ہے جس کی دونوں آنکھوں میں سفیدی ہے۔ جب وہ اپنے گھر لوٹیں تو اپنے خاوند کی دونوں آنکھوں کو کھول کھول کر دیکھنے لگیں کہ ان میں کہاں کہاں سفیدی ہے۔ خاوند نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری دونوں آنکھوں میں سفیدی ہے یہ تو فکر مندی کی بات ہے اس لئے میں دیکھ رہی ہوں کہ کیا واقعی تمہاری آنکھوں میں سفیدی آگئی ہے۔ اس پر اس کے خاوند بھی محظوظ ہوئے اور اسے کہنے لگے تجھے ہلاکت ہو کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان بھی ہے جس کی آنکھوں میں سفیدی نہ ہو؟ یعنی تو خدا کے رسولؐ کے بے تکلفانہ مزاح کو سمجھ نہ سکی۔ (ابوداؤد و مشکوٰۃ)

محمدؐ کے خدا کی قسم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! جب تم مجھ سے خوش یا ناخوش ہوتی ہو تو میں جان لیتا ہوں۔ میں نے پوچھا۔ اے رسول خداؐ آپ کیسے جان لیتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو قسم کھاتے ہوئے کہتی ہو

"لا و رب محمدؐ"

نہیں۔ محمدؐ کے رب کی قسم۔

اور جب تم مجھ سے خفا یا ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو:۔

"لا و رب ابراھیم"

نہیں۔ ابراہیمؑ کے رب کی قسم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا اے رسول خداؐ آپ کی بات بالکل درست ہے لیکن یا رسول اللہ! میں صرف حضورؐ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔ حضورؐ کی محبت میرے دل میں ویسے ہی رہتی ہے۔ (بخاری)

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ حاضر ہوئے۔ کسی سفر کی تیاری تھی انہوں نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! احملنی علی جمل"

اے رسول اللہ مجھے بھی کسی اونٹ پر سوار فرمائیں

آپؐ نے خوش طبعی اور مزاح کے طور پر فرمایا:۔

"احملک علی ولد الناقۃ"

میں تجھے اونٹنی کا بچہ سواری کے لئے دوں گا۔

انہوں نے عرض کیا۔ حضور میں نے اونٹنی کا بچہ کیا کرنا ہے۔ مجھے تو سواری کے لئے پورا اونٹ درکار ہے آپ نے فرمایا۔ بھئی اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے کسی دوسرے جانور کا تو نہیں ہوتا۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

لمبی نماز

حضرت سودہ ام المومنین رضی اللہ عنہا ایک رات تہجد کی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئیں۔ حضورؐ رات کے وقت ہمیشہ لمبی نماز پڑھتے تھے۔ حضرت سودہؓ کا جسم بھاری تھا۔ جلد تھک گئیں نماز کے بعد آپؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے تو اتنا لمبا قیام فرمایا ہے کہ میں تو اپنے ناک کو پکڑے رہی مبادا کہ نکسیر پھوٹ پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس مزاح اور خوش کلامی سے بہت محظوظ ہوئے۔ (بحوالہ انصار اللہ ستمبر ۷۷ء)

خدام سے شگفتہ مزاجی

حضرت انسؓ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں:۔

"دخل یوما علی ام سلیم و قد مات نغر ابنھا من بنی ابی طلحہ فقال للولد یا ابا عمیر ما فعل النغیر"

کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ ام سلیم کے ہاں تشریف لے گئے اور اتفاقاً ان دنوں ان کے بیٹے یعنی میرے بھائی نے جو چھوٹا سا پرندہ پال رکھا تھا۔ وہ مر گیا تھا۔ آپ نے بچے سے پیار کیا اور اس کو ہنسانے اور دل بہلانے کے لئے فرمایا۔ اے ابو عمیر [illegible] تمہارے ننھے پرندے کا کیا ہوا؟

حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ چونکہ حضورؐ کی خدمت کا شرف مجھے حاصل تھا اس لئے جب کوئی کام کہنا ہوتا تو نہایت پیار سے لطف و نعم فرماتے۔

"یا ذا الاذنین"

"اے دو کانوں والے ادھر آنا!" حالانکہ صرف حضرت انسؓ کے ہی نہیں ہر انسان کے دو کان ہوتے ہیں لیکن حضورؐ انہیں یہ فرما کر ظرافت اور اپنے خادم سے محبت کا رنگ پیدا فرما دیتے۔

نیز اس میں خوبی کی طرف اشارہ تھا کہ آپ چوکس تھے اور ہر بات فوراً سن کر حاضر ہو جاتے اور کام انجام دیتے۔

اسی طرح ان کی ایک اور روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لطف و نعم شفقت اور پیار سے مذاق کے رنگ میں انہیں ابو حمزہ کی کنیت سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ اور پھر اسی کنیت سے وہ مشہور بھی ہو گئے۔ وجہ اس کی وہ یہ بتاتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے مشرف ہونے کے زمانے میں بعض دفعہ میں جنگل سے حمزہ چننے چلا جاتا تھا۔ حمزہ عربی میں مرچوں کی قسم کی ایک سبزی کا نام ہے جو عرب بادیہ میں ہوتی ہے (شرح شمائل ترمذی للبیجوری ص ۱۳۳)

بچوں سے خوش طبعی اور کھیل

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جا رہے تھے کہ میدان میں دوسرے بچوں کے ساتھ حضرت حسینؓ نواسہ بھی کھیلتے ہوئے مل گئے۔ حضورؐ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر حضرت حسینؓ کو پیار سے کھیل کے طور پر پکڑنے کیلئے تیزی سے آگے ہوئے۔ بچہ یہ دیکھ کر ہنستا ہوا کبھی ادھر کبھی ادھر بھاگنے لگا۔ حضورؐ اس کے پیچھے پیچھے بھاگتے اور ہنساتے رہے یہاں تک کہ حضورؐ نے اسے پکڑ لیا اور اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا اس کے اوپر رکھ کر اسے پیار کرتے رہے جبکہ حضورؐ کے ساتھی بھی کھڑے ہوئے مقدس نانا اور نواسے کی یہ پیاری کشمکش اور کھیل دیکھ کر حظ اٹھاتے رہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (بخاری)

کھجوریں کھانے کا ایک واقعہ

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنے بعض اور اصحابؓ کی معیت میں ایک جگہ کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ حضورؐ ازراہِ مزاح کھجوریں کھاتے ہوئے اپنی گٹھلیاں بھی بجائے اپنے آگے رکھنے کے حضرت علیؓ کے آگے ڈھیر فرماتے رہے۔ اور کچھ دیر بعد مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "علیؓ! تمہارے آگے پڑا ہوا گٹھلیوں کا ڈھیر شاہد ہے کہ تم بڑے پیٹو ہو" اپنے آقاؐ کی شگفتہ مزاجی دیکھ کر حضرت علیؓ کو بھی مذاق سوجھا اور برجستہ عرض کی۔ "حضور میں پیٹو سہی لیکن پھر بھی گٹھلیاں تو باہر پھینکتا رہا ہوں مگر حضورؐ کے آگے تو گٹھلیاں بھی نہیں ہیں!"

اور یوں آقا اور غلام کے درمیان خوش طبعی اور باذوق مزاح سے محفل کشت زعفران بن گئی۔ (مناقب علیؓ۔ مشکوٰۃ)

پروں والی گڑیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہو جانے کے بعد اپنی گڑیاں وغیرہ بھی ساتھ لے آئی تھیں۔ ایک مرتبہ وہ گھر کے کسی طاق میں اپنی پروں والی گڑیا سجا رہی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے۔ دیکھ کر مسکراتے ہوئے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ "عائشہ کیا گڑیوں کے بھی پر ہوتے ہیں؟"

اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پروں کا جو ذکر آیا ہے تو گڑیوں کے بھی پر ہونے چاہئیں۔"

حضورؐ مسکراتے ہوئے خاموش ہو گئے حضرت عائشہؓ کی عمر کے لحاظ سے حضورؐ کا مقصد ان کی دلجوئی کرنا تھا۔ (نزہۃ المجالس)

سواری

حضورؐ کو بچوں سے بے حد پیار تھا۔ اور انہیں خوش کرنے کیلئے ان سے کچھ وقت خوش گفتگی اور کھیل کرنے میں فرحت محسوس فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حسینؓ بچپن میں حضورؐ کو سواری بنا کر پیٹھ پر سوار ہو گئے۔ ایک صحابیؓ نے دیکھ کر حضرت حسینؓ کو مخاطب کر کے کہا۔ "نعم المرکب" یعنی واہ کتنی خوش قسمت ہو۔ کتنی اچھی سواری ملی ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا "و نعم الراکب" یعنی صرف سواری ہی نہیں سوار بھی کیا ہی اچھا ہے۔ اس طرح ننھے بچے کو حضورؐ نے خوش بھی کر دیا اور اس کے لئے دعائیہ رنگ میں پیشگوئی فرما کر اس کے روشن مستقبل پر بھی روشنی ڈالی اور شگفتہ مزاجی کا بھی مظاہرہ فرما دیا۔

(بخاری)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اُجاگر کرنے کے لئے علمی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔ جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے۔ انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہوں گے۔

معیار صغیر ۷ تا ۱۱ سال۔ معیار کبیر ۱۲ تا ۱۵ سال۔

علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے اطفال کے نام اجتماع سے ایک ہفتہ قبل دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ درج ذیل علمی مقابلہ جات (معیار صغیر و کبیر) ہوں گے:۔

۱۔ حفظِ قرآن کریم (سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں)
۲۔ تلاوت قرآن مجید (سورۃ الکوثر)
۳۔ نظم خوانی (ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے) نظم کے پہلے دس اشعار زبانی سنانے ہوں گے۔
۴۔ حفظِ نظم (جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے) پوری نظم صحیح تلفظ کے ساتھ۔
۵۔ اذان (۶) معلومات عامہ (۷) تقریری مقابلے۔

مندرجہ ذیل مقابلہ کا ایک ہی معیار ہوگا۔

۱۔ پیغام رسانی (چار اطفال کی ٹیم ہوگی) ۲۔ مشاہدہ و معائنہ ۳۔ مضمون نویسی

عناوین تقریری مقابلہ:۔

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تین منٹ کیلئے تقریر کرنا ہوگی:۔
(۱) حبّ وطن (۲) خدمتِ خلق (۳) حضرت عمر فاروقؓ (۴) علم ایک خزانہ ہے (۵) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جاں نثاریاں۔

عناوین مقابلہ مضمون نویسی:۔

(۱) محنت (۲) سچائی (۳) دیانتداری (سات سو سے ایک ہزار الفاظ تک)
کاغذ مرکز مہیا کرے گا۔ مضمون زبانی لکھنا ہوگا البتہ اقتباس دیکھ کر نقل کر سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ پہلے دن شام کے کھانے کے فوراً بعد ابتدائی علمی مقابلہ جات ہوں گے۔ جن میں معیار پر اُترنے والے اطفال منتخب کئے جائیں گے۔ معیار پر پورے نہ اُترنے والے اطفال فائنل مقابلوں میں حصہ نہ لے سکیں گے۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:۔
لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ فیصل آباد۔ ڈیرہ غازیخان۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نواب شاہ۔ حیدرآباد۔ دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر اور کراچی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "وسّع مکانک" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلسہ سالانہ کے قرب کے پیشِ نظر حتی الوسع نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵ / ۲۷-۲۱۸ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انشاء اللہ امید کی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ نومبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ تمام لجنات کو اجتماع کی ہدایات پر مشتمل سرکلر بھجوایا جا چکا ہے اگر ابھی تک کسی لجنہ کو نہ پہنچا ہو تو وہ خط لکھ کر منگوا سکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل ہدایات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے:۔

۱۔ عہدہ دار و نمائندگان چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں سوائے اشد مجبوری کے۔
۲۔ نمائندگان کو باقاعدہ انتخاب کر کے بھجوایا جائے۔ ہر پچیس ۲۵ ممبرات پر ایک کو نمائندگی مل سکتی ہے۔ مقامی صدر نمائندگان کی تعداد میں ہی شامل ہوگی۔ نمائندگان کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے ورنہ ٹکٹ نمائندگی نہ ملیگا۔
۳۔ جس شہر کی نہ صدر آئے گی اور نہ ہی کسی نمائندہ کو بھجوائے گی اس کو صدر کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
۴۔ زائرات کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر ہوگی جبکہ ان کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ہو ورنہ وہ اپنی رہائش کا انتظام خود کریں۔
۵۔ جو بہنیں کوئی تربیتی یا اصلاحی تقریر اس موقع پر کرنا چاہیں وہ اپنے نام ۱۵ اکتوبر تک بھجوا دیں۔
۶۔ مقابلہ مضمون نگاری کے مضامین ۱۵ اکتوبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں صدر مقامی کی تصدیق سے پہنچ جائیں۔
۷۔ نمائندگان۔ زائرات اور مقابلہ جات میں حصہ لینے والیوں کے نام اور تعداد کم از کم ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ مرکزیہ کو پہنچ جانے چاہئیں تاکہ اسکے مطابق رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔
۸۔ لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز بھی ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی تجویز شامل ایجنڈا نہ کی جا سکے گی۔
۹۔ لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہوتا ہے لیکن سات اکتوبر کے آئے ہوئے چندہ جات کو اس سال کی آمد میں شمار کیا جائے گا۔ بہت سی لجنات کے ذمہ کچھ بقایا ہے وہ اس تاریخ سے قبل اپنے بقایا جات صاف کر دیں۔
۱۰۔ ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں ۱۵ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ رپورٹ صاف لکھی ہوئی ہو اور مختصر ہو۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اضلاع و قائدین مقامی اور نگران حلقہ جات اجتماع خدام الاحمدیہ میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب گوندل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ایک عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔
۲۔ مکرم مولوی ابوالمبارک صاحب مولوی فاضل پسرور ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ ان کے پوتے طارق کا اپریشن ہو رہا ہے اور ان کی بچی رفیعہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔
۳۔ مکرم رضوان قادر صاحب باجوہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے بھائی مکرم عرفان قادر صاحب باجوہ ٹریفک کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ دائیں ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ایک مرتبہ اپریشن ہو چکا ہے۔ زخم ٹھیک ہو جانے پر دوبارہ اپریشن ہوگا۔

قارئین الفضل ان سب احباب کے لئے دعا فرمائیں

وعدہ کنندگان سرائے خدمت فوری ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر اور استقامت کے نتیجہ میں مومنوں کو تین قسم کے انعامات عطا کئے جاتے ہیں

اوّل ہدایت کی راہوں میں ترقی، دوم مشکلات میں صحیح رہنمائی، سوم خدا تعالیٰ کا دائمی وصال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو لوگ ارضی اور سماوی آفات پر سچے دل سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت سے حصہ دیتا ہے یعنی وہ اُن کے نقصانات کا ازالہ کرتا اور ان کی ناکامی کو کامیابی میں اور تکلیف کو راحت میں بدل دیتا ہے۔ اسی طرح اُن پر اللہ تعالیٰ کا فضل حسنِ ثناء کی صورت میں نازل ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اُن کی نیک شہرت دُنیا میں قائم کر دیتا ہے اور لوگوں کی زبانوں پر اُن کا ذکرِ خیر جاری ہو جاتا ہے چنانچہ دیکھ لو مسلمانوں نے اسلام کی اشاعت کے لئے کتنی بڑی قربانیوں سے کام لیا تھا۔ انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں اور اولادوں کو بلا دریغ قربان کر دیا اور کسی بڑی سے بڑی مصیبت کی بھی پرواہ نہ کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج دشمنانِ اسلام تک بھی انکی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں مگر جب صحابہؓ کی قربانیوں کا ذکر آتا ہے تو وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے جو نمونہ دکھایا وہ یقیناً بے مثال تھا....

یہاں صَلَوٰۃ اور رحمۃ کو اکٹھا کرنے میں یہ حکمت ہے کہ دُنیا میں حکومتوں کی طرف سے عزّت افزائی کے دو ہی طریق مقرر ہیں یا تو کوئی خاص اعزاز بخشا جاتا ہے یا مادی رنگ میں کوئی انعام دیا جاتا ہے۔ جیسے اعزازی طور پر لوگوں کو خطابات دیئے جاتے ہیں اور مادی طور پر انہیں مربعے وغیرہ دیئے جاتے ہیں مگر گورنمنٹ کے خطابات تو بے حقیقت ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ ایک ایسے شخص کو خان بہادر کا خطاب دے دیتی ہے جو بُزدل ہوتا ہے اور چوہے سے بھی ڈر جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے جسے کوئی خطاب دیا جاتا ہے وہ اس کا سچ مچ اہل ہوتا ہے مگر افسوس ہے کہ لوگ دونوں طرف دھوکا کھا جاتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کے خان بہادروں کو واقعی خان بہادر سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے خان بہادروں کو کچھ بھی نہیں سمجھتے حالانکہ جب خدا تعالیٰ کسی کو کوئی خطاب دیتا ہے تو اس کے اوصاف بھی اس میں پیدا کر دیتا ہے... غرض صلوٰۃ کا تعلق روحانی انعامات سے ہوتا ہے اور رحمت کا تعلق ان مادی انعامات سے ہوتا ہے جو ماحول سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہنے والوں کو روحانی برکات سے بھی مستفیض کرتا ہے اور انہیں مادی فوائد اور ترقیات جو ماحول سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی عطا کرتا ہے۔

وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔

اِس جگہ ہدایت سے مراد صرف صراطِ مستقیم پر چلنا نہیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی ہدایت یافتہ اور صراطِ مستقیم پر قائم ہوتے ہیں۔ یہاں یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کے راستہ پر لئے جائے گا اور وہ اپنے اخلاص اور ایمان میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیں گے۔

دوسرے معنے یہ ہیں کہ مشکلات اور مصائب میں اللہ تعالیٰ انہیں صحیح راستہ بتاتا جائے گا اور مشکلات کے ساتھ ساتھ اُن کا حل بھی انہیں نظر آتا جائے گا۔

تیسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ بندہ جب سچے دل سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہتا ہے اور مصائب پر صبر سے کام لیتا ہے تو مومن کی یہ حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی عرش پر بیتاب ہو جاتا ہے اور وہ اس محبّت اور اخلاص کی جزا دینے کے لئے اُسے اپنی ہدایت کی راہوں پر چلاتے ہوئے منزلِ مقصود پر پہنچا دیتا ہے۔ گویا صبر اور استقامت کے نتیجہ میں وہ منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جاتا ہے اور وصلِ الٰہی کے دروازے اس پر کھول دیئے جاتے ہیں۔ غرض تین قسم کے انعامات کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے (۱) اوّل ہدایت کی راہوں میں ترقی (۲) دوم مشکلات میں صحیح راہنمائی (۳) سوم خدا تعالیٰ کا دائمی وصال۔ اور جن کو یہ فوائد حاصل ہوں اُن کو اپنے کسی عارضی نقصان کا خیال بھی کس طرح آ سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۰۳، صفحہ ۳۰۴)

وقفِ جدید کے بارہ میں انصار اللہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں

وقفِ جدید کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آپ (یعنی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ) کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔ پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی۔ افریقہ کے ممالک سے بھی۔ امریکہ کے ممالک سے بھی اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی..."

اس سے ظاہر ہے کہ وقفِ جدید کی تحریک کی عالمگیر حیثیت کے پیشِ نظر ہمیں انتہائی قربانی اور جد وجہد سے کام لینا ہوگا۔ امید ہے قائدین و زعمائے کرام اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو نہایت احسن اور قابلِ رشک رنگ میں ادا فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور ابدی نعمتوں کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع ۲۸، ۲۹، ۳۰ راکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قواعد کے مطابق ہر بیس اراکین پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ اس کے مطابق فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:-

(۱) ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
(۲) الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
(۳) بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
(۴) فورمین۔ تجربہ ۵ سال
(۵) مکینک۔ تجربہ ۵ سال
(۶) ہیلپر (جوان صحت)
(۷) چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
(۸) کلرک ڈسپیچ۔ تجربہ ۲ سال
(۹) سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴